رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ — تار کا پتہ "تبلیغ" لاہور

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا خصوصی ترجمان
ہفت روزہ
پیغام صلح
لاہور
فون نمبر: ۲۷۳۷۴

زرِ مبادلہ
پاک و ہند سے چھ روپے
بیرونی ممالک سے
ایک پونڈ

مدیر: دوست محمد
مدیر معاون: بشیر احمد سوز
فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴ — یوم چہار شنبہ ـ مورخہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۶۶ء — نمبر ۲۱

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

حضرت مسیح موعودؑ اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

جماعت احمدیہ لاہور کی تعلیمی خصوصیات

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ نیا نہ پرانا۔
۲۔ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں نہ آئندہ ہوگی۔
۳۔ کوئی کلمہ گو کافر نہیں۔
۴۔ سب صحابہؓ اور آئمہؒ قابل احترام ہیں
۵۔ سب مجددوں کا ماننا ضروری ہے۔
۶۔ اسلام تمام دنیا پر غالب آئے گا۔

بحرِ حکمت کے موتی
احسان کا نتیجہ

مولینا شیخ عبد الرحمن صاحب مصری

حضرت نبی کریم صلعم کا ارشاد گرامی ہے جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا یعنی انسانی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اس ہستی سے محبت کرے جو اس پر احسان کرتا ہے۔ وہی شخص اس واضح حقیقت سے انکار کر سکتا ہے جس کی فطرت میں کسی قسم کا نقص واقع ہو گیا ہو ورنہ صحیح الفطرت انسان تو اس ارشاد نبوی کی صحت کو تسلیم کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ دنیا میں اس کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ محسن کے آگے انسانوں کی گردنیں جھکی رہتی ہیں۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے جہاں ہر عمل کو بعض قیود کے ساتھ مقید کیا ہے محسن کی محبت کو بھی بعض قیود کے ساتھ مقید کیا ہے اور محسنوں کے درجات بتلا کر ان کے ساتھ محبت کے بھی دوائر مقرر کئے ہیں۔ مثلاً احسان کے لحاظ سے سب سے بڑی ہستی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی ہے اس لئے اسلام نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ سے محبت کریں۔ قرآن کریم میں مومنوں کی یہ شان بیان کی گئی ہے والذین اٰمنوا اشد حبًا للّٰہ۔ یعنے مومن سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ والدین جو خدا اور رسول کے بعد انسانوں میں سے اولاد کے لئے سب سے زیادہ محسن ہیں اور جن کی اطاعت اور جن کے احترام اور جن کے ساتھ حسن سلوک کا شریعت میں سخت تاکیدی حکم ہے اُن کے متعلق بھی فرمایا کہ اگر شرک وغیرہ کا حکم دیں تو ان کا حکم ماننے سے انکار کر دو۔ الروم رکوع ۴۔ اسی طرح سورۃ توبہ رکوع ۳ میں فرمایا اے رسول مسلمانوں کو کہہ دو کہ اگر تمہارے آباء اور ابناء اور تمہارے بھائی اور تمہارے ازواج اور تمہارے قبیلہ کے افراد اور تمہارے اموال جنہیں تم کماتے ہو اور تمہاری تجارت جس کے نقصان سے تم خائف رہتے ہو اور تمہارے گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اسی کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو پھر تم انہی کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اپنے امر کو غالب کر دے یا دکھو ایسی حالت میں خدا کے نزدیک تمہارا شمار مومنوں میں نہیں بلکہ فاسقوں میں ہوگا اور اللہ تعالےٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ اسی طرح سورۃ مجادلہ رکوع ۳ میں فرمایا تم ان لوگوں کو پاؤ گے جو اللہ اور

(بقیہ صفحہ ۲ کالم ۲)

خسران سے بچنے کے لئے تکمیل علمی اور تکمیل عملی کی ضرورت
واعظ اگر خود عمل نہیں کرتا تو اس کی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا
ارشادات حضرت مجدد زمان علیہ السلام

سورۃ العصر میں جو الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت فرمایا ہے اس میں اٰمنوا سے تکمیل علمی کی طرف ارشاد فرمایا۔ اور عملوا الصّٰلحٰت سے تکمیل عملی کی طرف رہبری کی ہے۔ تکمیل کے بھی دو ہی حصے ہیں۔ ایک علم اکمل اور اتم ہو۔ دوسرے عمل اتم اور اکمل ہو۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ خسر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اوّل وہ تکمیل علمی کرتے ہیں۔ اور پھر عمل بھی گندے نہیں کرتے۔ بلکہ علمی تکمیل کو عملی تکمیل تک پہنچاتے ہیں اور پھر یہ کہ جب انہیں کامل بصیرت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور ان کے کمال علم کا ثبوت کمال عمل سے ملتا ہے۔ تو پھر وہ بخل نہیں کرتے۔ بلکہ تواصوا بالحق پر عمل کرتے ہیں یعنے لوگوں کو بھی اس حق کی دعوت کرتے ہیں۔ جو انہوں نے پایا ہے۔ اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اعمال کی روشنی سے بھی حق دکھاتے ہیں۔ واعظ اگر خود عمل نہیں کرتا تو اس کی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہ بھی قاعدہ کی بات ہے کہ اگر خود آدمی کہے اور کرے نہیں۔ تو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اگر زناکار زنا سے منع کرے تو اس کی اس حالت کے ثابت ہو جانے پر سننے والوں کے دہریہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ وہ خیال کریں گے۔ کہ اگر زناکاری واقعی خطرناک چیز ہوتی اور خدا تعالےٰ کے حضور اس ناپاکی پر سزا ملتی۔ اور خدا واقعی ہوتا تو پھر یہ جو منع کرتا تھا۔ خود کیوں اس سے پرہیز نہ کرتا۔ مجھے معلوم ہے کہ ایک شخص ایک مولوی کی صحبت کے باعث مسلمان ہونے لگا۔ ایک روز اس نے دیکھا کہ وہی مولوی شراب پی رہا تھا تو اس کا دل سخت ہو گیا۔ اور وہ رُک گیا۔ غرض تواصوا بالحق میں یہ فرمایا۔ کہ وہ اپنے اعمال کی روشنی سے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں۔ اور پھر ان کا یہ شیوہ ہوتا ہے تواصوا بالصبر یعنی صبر کے ساتھ وعظ و نصیحت کا شیوہ اختیار کرتے ہیں۔ جلدی جھاگ منہ پر نہیں لاتے۔ اگر کوئی مولوی اور پیش رَو ہو کر امام اور رہنما بن کر جلدی بھڑک اٹھتا ہے اور اس میں برداشت اور صبر کی طاقت نہیں۔ تو وہ لوگوں کو۔۔۔ نقصان پہنچاتا ہے ؛

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۵۶-۲۵۷)

www.aaiil.org

تبلیغی خطوط و کتابت

دیکھو خدا نے اک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پاکے شہرۂ عالم بنا دیا

(مرتبہ :۔ الحاج میاں ممتاز احمد صاحب فاروقی)

گھانا

ترجمہ خط ازانی ابو ۔ گھانا ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں نے جب آپ کے مشن کے متعلق سنا تو بہت خوشی ہوئی ۔ امید ہے کہ آپ مذہب اسلام کے متعلق معلومات عنایت فرمائیں گے ۔ میں فورتھ ایر کا طالب علم ہوں ۔ جون ۱۹۶۷ء میں امتحان سے فارغ ہو جاؤں گا ۔ مجھے مذہب اسلام سے بہت ہی لگاؤ ہے شروع میں میں عیسائی تھا جب میں سیکنڈری سکول میں داخل ہوا اور اسلام پر کچھ لیکچر سنے تو میں مذہب اسلام میں داخل ہو گیا از راہ کرم اسلامی کتب روانہ کر کے مشکور فرمائیں ۔ والسلام

(ان کو لٹریچر روانہ کیا گیا)

ترجمہ خط :۔ اتھاسان آفری ۔ گھانا ۔

تسلیم و نیاز

مجھے آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا افسوس ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے لائسنس لیا ہوا ہے پوسٹل آرڈر نہیں ملتا اس لئے آپ اس معاملہ میں میری امداد کریں تا کہ میں کتابیں خرید سکوں ۔

والسلام

(ان کو مفت لٹریچر بھیجا گیا)

تانجیریا

ترجمہ خط ۔ محمد لیمان ۔ تانجیریا ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ آپ کا ارسال کردہ لٹریچر موصول ہوا اور بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس کو بہت مفید پایا ۔ سوائے شکریہ کے کچھ معاوضہ نہیں دے سکتا ۔ خداوند کریم اس کا صلہ دے ۔ آمین

میں بہت مشکور ہوں گا اگر آپ مجھے ذیل کی کتابیں ارسال کریں :۔

قرآن شریف انگریزی ۔ اولی کیلیفیٹ ۔ اسلام اینڈ کرسچینٹی ۔ محمدؐ دی پرافٹ ۔ ریلیجن آف اسلام ۔ مینول آف حدیث ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ والسلام

(ان کو مطلوبہ کتب ارسال کی گئیں)

ترجمہ خط ۔ مسٹر ایس ۔ اے ۔ اوی ناکان ۔ تانجیریا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مؤدبانہ آپ سے التماس کرتا ہوں کہ جو قرآن شریف آپ نے ارسال کیا تھا وہ مل گیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے دے میں اس کو پڑھوں گا اور عمل کروں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے مجھے خدا پر پختہ ایمان ہے کہ وہ میرا ساتھ دے گا میں آپ کا ساتھ دوں گا ۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرا نام رجسٹرڈ کر لیں تا کہ ہم ایک دوسرے سے خط و کتابت کر سکیں ۔

مجھے یقین کامل ہے کہ خدا تعالےٰ اس دنیا میں اور اگلی دنیا میں آپ کو صلہ دے گا ۔

مجھے آپ اپنے لٹریچر سے مستفید فرمائیں تا کہ میں ان کا مطالعہ کروں اور پھر تبلیغ کروں ۔

ہم نے ایک لڑکوں اور لڑکیوں کی سوسائٹی جس کا نام مسلم سٹوڈنٹ انسٹی ٹیوشن ہے بنائی ہے ۔ اور ہفتہ میں ایک دفعہ اکٹھے ہو کر اسلام کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تا کہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل ہو سکیں ۔ والسلام

(ان کو خط لکھا گیا اور لٹریچر بھی روانہ کیا گیا)

اخبار احمدیہ ۔۔۔ بسلسلہ صفحہ ۲

—— ایبٹ آباد ۔ ۱۰ جون بروز جمعہ ۔ آج حسب پروگرام ایبٹ آباد میں حضرت ڈاکٹر سعید احمد صاحب شاہد خدمت دامت برکاتہٗ کی قیام گاہ پر جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی ۔ جس میں لاہور ۔ راولپنڈی ۔ آزاد کشمیر ۔ پشاور ۔ اور ایبٹ آباد ، مانسہرہ اور نواحی مواضعات سے احمدی غیر احمدی خواتین و احباب نے شرکت کی ۔ علماء سلسلہ احمدیہ نے ایمان افروز تقاریر کیں ۔ اور بڑی کامیابی و کامرانی کے ساتھ جلسہ انجام پذیر ہوا ۔ مفصل روئداد آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کرام ہوگی ۔ انشاءاللہ ۔

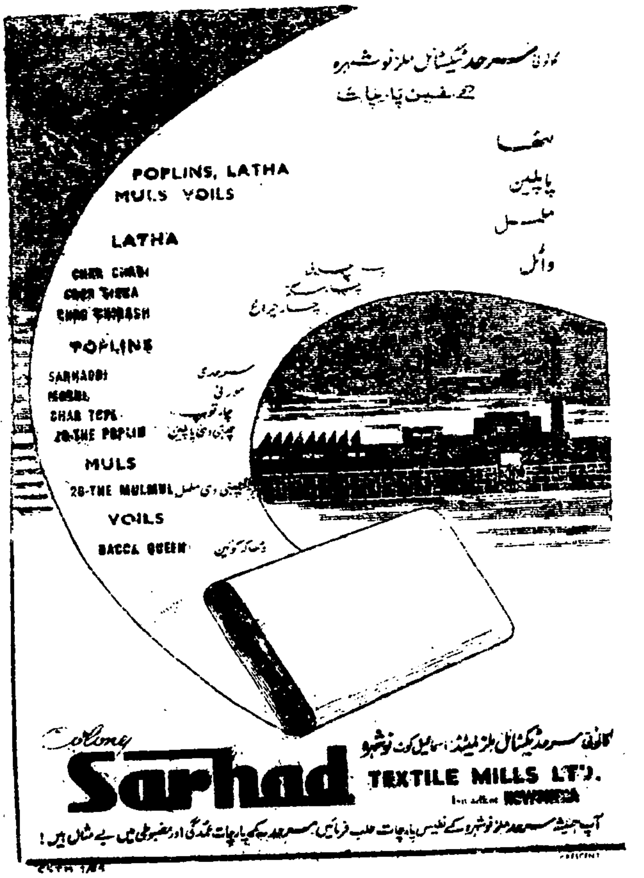

ہفت روزہ پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۵ جون ۱۹۶۶ء

یہ فرار کب تک؟

گذشتہ سال رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام مکہ معظمہ سے قرآن کریم کے ایک انگریزی ترجمہ کی اشاعت کی اطلاع موصول ہوئی تھی اور یہ بتایا گیا تھا کہ اس ترجمہ میں آیات یا عیسٰی انی متوفیك الخ اور فلما توفیتنی الخ اور وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم کا وہی ترجمہ اور تفسیر اور توضیح کی گئی ہے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جاتی ہے ہم نے ان آیات کے ترجمہ اور تفسیر کے اصل الفاظ نقل کر کے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا تھا کہ آخرکار اسلامی دنیا کے سرآوردہ مفکر مسئلۂ حیات و وفات مسیح کے بارہ میں اسی مسلک کو اختیار کرنے جا رہے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے الہام الٰہی اور قرآن کریم کی روشنی میں اختیار کیا تھا، اور جس پر مخالف و معاند علماء نے آپ پر کفر کا فتوے صادر کیا تھا۔

لیکن تعصب و عناد کا بُرا ہو، جس نے ان تنگ نظر علماء (بالخصوص مولینا مودودی اور علمائے اہل حدیث) کو جن کا تعلق رابطہ عالم اسلامی کے ساتھ قائم ہو چکا ہے اس حق و صداقت کو جو مذکورہ بالا ترجمہ میں اختیار کی گئی تھی۔ ضیعلی کے پردہ میں چھپانے پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ یہ افسوسناک خبر سننے میں آئی ہے کہ ترجمہ مذکورہ کے اس حصہ کو جس میں وفات مسیح کا ذکر ہے ضبط کر کے اس کی اشاعت ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔

ہمیں خوشی ہوتی اگر اس طرح حق کو چھپانے کے بجائے ترجمہ مذکور کے پیش کردہ حقائق کی تردید دلائل قاطعہ کے ساتھ کی جاتی، اس کے بجائے جو طریق اختیار کیا گیا ہے وہ ایک فرار کی راہ ہے جو کسی حق پرست اور حوصلہ مند انسان کے شایان نہیں، اور نہ اس طریق سے وہ حقیقت جو ترجمہ مذکور کے شائع شدہ صفحات پر نمایاں ہو چکی ہے، چھپ سکتی یا باطل قرار دی جاسکتی ہے، حق ظاہر ہو چکا، اب آپ اسے لاکھ مرتبہ چھپانے کی کوشش کریں وہ چھپ نہیں سکتا، کیا ہوا اگر آپ نے ترجمہ مذکور کی کچھ کاپیاں پردۂ اخفا میں ڈال دیں، یا انہیں ضائع کر دیا گیا۔ یہ حقیقت تو دنیا پر روشن ہو گئی کہ مکہ معظمہ کا رابطۂ عالم اسلامی دل سے وفات مسیح کا قائل ہے۔

ہم اس رابطہ کے ممبروں بالخصوص مولینا مودودی سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ راہ فرار آخر کب تک اختیار کی جائے گی؟ دنیا کے فہمیدہ اور روشن خیال علماء اس حقیقت کو تسلیم کرتے جا رہے ہیں کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں، اور وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آ سکتے۔ جامعہ ازہر مصر کے سابق ریکٹر علامہ محمود شلتوت کا فتوے جو انہوں نے وفات مسیح کے حق میں دیا مولینا مودودی اور رابطۂ عالم اسلامی کے دیگر ممبروں کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ اس فتوے میں علامہ ممدوح نے شعوری یا غیر شعوری طور پر وہی دلائل و توجیہات پیش کی ہیں جو حضرت مرزا صاحب کی طرف سے پیش کی گئی تھیں۔ اس سے قبل علامہ رشید رضا ایڈیٹر المنار مصر اور علامہ محمد عبدہٗ کے بیانات بھی وفات مسیح کی تائید میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور بھی کئی ایک حق پرست علماء ہیں جو وفات مسیح کے قائل ہیں، بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ مولانا مودودی بھی دل سے وفات مسیح ہی کو مانتے ہیں۔ اگرچہ جماعت احمدیہ کی مخالفت اور عناد کی وجہ سے وہ اعلانیہ اس کا اعتراف کرنے کے لئے تیار نہیں، ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا انہوں نے "ختم نبوت" کے عنوان سے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جس میں ان احادیث کا ذکر کرتے ہوئے جن میں نزول مسیح کی پیشگوئی پائی جاتی ہے ان کے قلم سے یہ فقرہ نکل گیا کہ:-

"اس مقام پر یہ بحث چھیڑنا بالکل لاحاصل ہے کہ وہ (یعنے حضرت عیسٰیؑ) وفات پا چکے ہیں یا زندہ کہیں موجود ہیں، بالفرض وہ وفات ہی پا چکے ہوں تو اللہ انہیں زندہ کر کے اٹھا لانے پر قادر ہے"

ہم نے اسی وقت ان کے اس بیان کا یہ جواب دیا تھا کہ:-

"بالفرض نہیں حقیقتاً وہ وفات پا چکے ہیں، ان کا دل مانتا ہے کہ وہ وفات پا چکے ہیں "بالفرض" کا لفظ تو انہوں نے اس احتیاط کے لئے لکھا ہے کہ کہیں مرزا صاحب کی تائید نہ ہو جائے"

رہا یہ امر کہ اللہ تعالے انہیں زندہ کر کے اٹھا لانے پر قادر ہے، اس کا جواب بھی ہم نے تفصیل کے ساتھ دے دیا تھا اور بتا دیا تھا کہ جہاں تک اللہ تعالے کی قدرتوں کا سوال ہے اس سے تو کچھ بھی بعید نہیں وہ چاہے تو پتھروں میں سے آدمی پیدا کر دے۔ لیکن جس شخص کو قرآن کریم اور احادیث کا تھوڑا سا بھی علم ہو وہ خوب جانتا ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے سب چیزوں پر قادر ہونے کے باوجود بعض ایسے قوانین بنا دیئے ہیں جن کے ماتحت کارخانہ قدرت چل رہا ہے اور اس نے قرآن کریم میں بار بار ارشاد فرمایا ہے لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا لن تجد لسنۃ اللہ تحویلا کسی مردہ کو دوبارہ زندہ نہ کرنا بھی سنۃ اللہ میں سے ہے اور اس سے حضرت عیسٰی کو مستثنٰی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ایسا ہو سکتا تو حضرت عیسٰی کو زندہ کر کے اٹھانے کی کیا خصوصیت تھی۔ ان سے بڑھ کر تو حضرت فخر موجودات سرور انبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا کو سب سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ انہیں کیوں نہ اللہ تعالے زندہ کر کے اٹھا لاتے۔ غرض یہ ایسا مسئلہ ہے

جس پر دنیا کے روشن خیال علماء کے دل اس حقیقت کے قائل ہو چکے ہیں جس کا اعلان حضرت مسیح موعودؑ نے آج سے ستر سال پہلے کیا خواہ وہ اس کا اعتراف کریں یا راہِ فرار اختیار کر کے حقیقت کو چھپانے کی کوشش کریں۔ دنیا آخرکار اس طرف آئے گی اور نہ صرف وفاتِ مسیح بلکہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت اور مسیح موعود ہونے کا اعتراف بھی انہیں کھلے بندوں کرنا پڑے گا انشاء اللہ تعالے ؛

ایک عزیز کی موت

کسی سابقہ اشاعت میں مدیر پیغام صلح کے برادر زادہ ملک منظور الٰہی کی تشویشناک حالت کی خبر دیتے ہوئے قارئین کرام سے دعائے صحت کی درخواست کی گئی تھی، اس کے جواب میں بعض دوستوں کی طرف سے ہمدردی اور دعا کے خطوط موصول ہوئے جن کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی نہایت رنج و افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ عزیز موصوف زائد از ایک ماہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر راہی عالم بقا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس افسوسناک سانحہ کا عزیز موصوف کے اہل و عیال اور دیگر اعزاو اقارب کو قدرتاً بہت بڑا صدمہ ہے اور مدیر پیغام صلح اس وجہ سے اور بھی زیادہ صدمہ زدہ ہے کہ عزیز موصوف کا خلوص اور پیار و محبت اس کے ساتھ حقیقی بیٹوں جیسا تھا۔

ویسے کاروباری آدمی ہونے کے لحاظ سے عام لوگوں کے ساتھ بھی حسن معاملت، نیکی اور دینداری کا برتاؤ اس کی خصوصیات میں سے تھا، جس کی وجہ سے ہر ملنے والا اس کا مداح اور ثناخواں ہے ؎

خدا مغفرت کرے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

عزیز مرحوم کا جنازہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور لایا گیا اور دوسرے دن قبرستان بی بی پاک دامن میں سپرد خاک کیا گیا فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

قارئین کرام سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ گذشتہ جمعہ حضرت امیر ایدہ اللہ نے جامع احمدیہ لاہور میں مرحوم کا جنازہ غائبانہ پڑھایا ؛

آفتاب الدین احمد ہومیوپیتھک دارالشفاء سال رواں کی دوسری سہ ماہی کی مختصر کارگذاری

فروری۔ مارچ۔ اپریل ۱۹۶۶ء میں مریضوں کی کل تعداد ۵۷۹۶ ہے جس میں ۸۱ ایسے مریض بھی شامل ہیں جنہوں نے پاکستان کے مختلف مقامات سے خود آ کر یا بذریعہ خط و کتابت استفادہ کیا ہے احباب اور مریضوں کی طرف سے ۲۴۳ روپے کے عطیات موصول ہوئے اللہ تعالٰی ان کو جزائے خیر دے۔ یہ دارالشفاء خیر الناس من ینفع الناس کی عملی تفسیر ہے۔ آپ بھی اس نافع الناس

ینگ مینز احمدیہ انجمن اشاعت اسلام بھدرواہ کشمیر سٹیٹ میں

جلسہ یومِ وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۶ مئی ۱۹۶۶ء بروز جمعرات بوقت ۴½ بجے شام ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام جلسہ "یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام" زیر صدارت جناب چوہدری عبدالرحمان صاحب گنائی پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام بھدرواہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی شام کے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ جلسہ میں ہندو۔ مسلمان سکھ، عیسائی۔ ہر مکتبِ فکر کے اصحاب اور روشن خیال طلباء نے گورنمنٹ کالج اور دیگر معززین نے شرکت کرکے ۳½ گھنٹہ تک برابر پورے انہماک اور توجہ سے کارروائی سنی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز چوہدری عبدالرشید صاحب گنائی متعلم سیکنڈ ایر نے تلاوت قرآن مجید سے کی۔ بعد ازاں ماسٹر عبدالکریم سیکرٹری مقامی انجمن نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور عبدالرشید صاحب گنائی متعلم تھرڈ ایر نے کلامِ احمدیہ سے نعت "کہ دل کس زباں سے ثنائے محمد" نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ اور حاضرین نے اسکو بہت پسند کیا۔ ازاں بعد عبدالحفیظ صاحب متعلم تھرڈ ایر اور عبدالرشید صاحب موصوف نے ایک مکالمہ پیش کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود کا تعارف۔ عقائد تعلیمات۔ کام اور خدماتِ ملی کو دلچسپ انداز میں پیش کرکے اکثر لوگوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اس کے معاً بعد غلام محمد صاحب متعلم درجہ ہشتم نے مترنم اور پُر سوز طریق سے کلام احمدیہ سے ایک نظم "سلام اے مجدّد امام زمانہ" پڑھی۔ جس نے اپنوں اور بیگانوں پر ایک رقت طاری کر دی۔ اس کے بعد عبدالحفیظ صاحب موصوف نے "حضرت مسیح موعود اور ختم نبوت" کے عنوان سے ایک فاضلانہ تقریر کرکے دلائل اور حوالہ جات سے ثابت کیا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی طرف دعوئے نبوت منسوب کرنا۔ ہٹ دھرمی اور غلو سے اور یہ حد درجہ کی بے انصافی ہے۔ اس نوجوان نے حضرت مسیح موعودؑ کی ۱۹۰۱ء کے بعد کی کتابوں بالخصوص حقیقۃ الوحی کتاب سے دلچسپ انداز میں حوالے پیش کئے اور اُن کی تشریح حضرت میرزا صاحب کے دوسرے کلام تریاق القلوب اور نشان نمبر ۱۱ حقیقۃ الوحی میں تطابق پیدا کرکے ثابت کیا کہ خدا کی وحی کی بناء پر حضرت صاحب نے اپنا منصب محدّث اور مجدّد بتایا ہے۔ اس تقریر نے اکثر لوگوں کی غلط فہمیوں کا نمایاں طور پر ازالہ کیا۔

ازاں بعد چوہدری عبدالجبار صاحب گنائی متعلم سیکنڈ ایر ڈگری کالج بھدرواہ نے "روحانی بیداری مادی اسباب کے حصول کے لئے بھی ضروری ہے" کے عنوان پر تقریر کی اور بتایا کہ فی زمانہ روحانی بیداری کے پرچم کو صرف حضرت میرزا صاحب علیہ السلام نے ہی مخلصانہ طور پر پیش کیا ہے۔ اور ان مقاصد کی خاطر ایک باقاعدہ انجمن لاہور میں چھوڑ گئے۔ جو اسلام کی سچی اور مخلصانہ خدمات دُنیا کے اطراف و اکناف میں کر رہی ہے۔ اس کے بعد مسٹر عبدالقیوم صاحب گنائی ہیڈ کلرک نے کلامِ احمدیہ سے "مقامِ میرزا" کے عنوان سے نظم پیش کی۔ قیوم صاحب موصوف کا مترنم سوز و گداز اور آواز میں جادو کی سی تاثیر اور کشش تھی۔ اس نظم کے بعد ماسٹر عبدالحی صاحب سیکرٹری ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن نے "میرزا صاحب کا علم کلام" اور اُن کی صداقت واقعاتِ عالم کی روشنی میں" کے دلچسپ عنوان پر مدلل اور مفصل تقریر کرتے ہوئے عام مسلمانوں اور دیگر اقوام کو دعوت دی کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں شریک ہوں تا تبلیغ اور اشاعتِ دین کو تقویت ملے اور بہت جلد آنحضرت صلعم کے دین کا غلبہ اقوام عالم پر نظر آئے۔ ان کی تقریر کو بھی روشن خیال اور تعلیم یافتہ طبقہ مسلم اور غیر مسلم احباب نے بہت پسند کیا۔ ازاں بعد ماسٹر عبدالکریم صاحب سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام بھدرواہ نے صداقت مسیح موعودؑ کے عنوان سے تقریر کرتے ہوئے آیاتِ قرآنی ولتکن منکم امۃ الخ..... فقد لبثت فیکم عمراً..... لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ..... احادیث مجدد۔ وید مقدس۔ انجیل۔ گرنتھ صاحب۔ بھگوت گیتا اور دیگر مستند کتب کے حوالوں کی روشنی میں میرزا صاحب کی صداقتِ دعوئے مجدّد پیش کیا ساتھ ساتھ چند ایک مقامی غیر از جماعت زعماء کے بخل اور تنگ نظری کا بھی ذکر کیا کہ انہوں نے فرقہ وارانہ رویہ اور بغض کی وجہ سے وقف اور قومی لاؤڈ سپیکر انجمن کو دینے سے انکار کیا۔ اور اُن تنگ نظر احباب پر واضح کیا کہ لاؤڈ سپیکر۔ مساجد۔ اور اس قسم کی قومی املاک یا جائداد وقف ہماری مشترکہ چیزیں ہیں۔ ان پر کسی فرد واحد یا انچارج یا کلید بردار کا ذاتی کوئی استحقاق نہیں۔ موجودہ مسموم فضا میں اس قسم کے فرقہ وارانہ رویہ کا برتاؤ کرنا ایک مذموم حرکت ہے۔ اس پر بیشتر صلح پسند شرفاء نے انجمن اور افراد جماعت سے معذرت خواہی کی۔ اس سلسلہ میں ماسٹر صاحب موصوف نے گورنمنٹ کالج بھدرواہ کے پرنسپل جناب خواجہ غلام رسول صاحب آزاد ایم اے لنڈن کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کمال درجہ کی شفقت اور مہربانی سے اپنے کالج کا لاؤڈ سپیکر اور متعلقہ سامان۔ بیٹری وغیرہ

(باقی برصفحہ ۷ کالم ۳)

اخبارِ احمدیہ

ایک ہر دل عزیز احمدی ڈاکٹر

منڈی بہاؤالدین سے عبدالرؤف صاحب لکھتے ہیں:۔ "ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب بھٹہ انچارج سول ہسپتال منڈی بہاؤالدین سے تبدیل ہو کر گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں تشریف لے گئے ہیں۔ تقریباً تین برس آپ نے یہاں قیام فرمایا اور اپنی معالجانہ قابلیت اور مریضوں سے پُر شفقت برتاؤ کی بدولت آپ کو علاقہ میں بے پناہ ہر دل عزیزی حاصل ہوئی۔ یہاں کے لوگ پیروں کی مانند ان کا ادب کرنے لگے تھے۔ مشہور تھا کہ اُنکی گفتگو ہی سے مریض کا نصف مرض دُور ہو جاتا ہے۔ جماعت کے مقامی پریذیڈنٹ ملک غلام سرور صاحب ریٹائرڈ گیریزن انجینیئر فرمایا کرتے تھے کہ اس نوجوان ڈاکٹر نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اُن عظیم المرتبت مرحوم ڈاکٹروں کی یاد تازہ کر دی ہے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے براہ راست روحانی فیض حاصل ہوا تھا۔ ڈاکٹر بھٹہ صاحب کے ساتھ علاقہ کے عوام و خواص کی محبت دیکھکر اندازہ ہوتا ہے۔ کہ بے لوث انسانی خدمت کا قدرت کی جانب سے یہ کتنا بڑا انعام ہے۔ کہ یہاں کا خورد و کلاں زبانِ حال سے ڈاکٹر موصوف کو مخاطب کرکے پکارتا ہے

چلے ہو لیکے دل ہمراہ تم آنا یہاں پھر بھی
کرم کرنا ہمارے حال پر اے مہربان پھر بھی

دعا ہے کہ اللہ تعالٰے اس صالح اور اپنے اسلاف کی روایات کے سچے وارث نوجوان کو کام کی لمبی عمر اور دکھی انسانیت کی چارہ سازی کی مزید اعلیٰ سے اعلیٰ توفیق عطا فرمائے۔

امتحان میں کامیابی

میرزا نصیر بیگ صاحب نے اپنی عزیزہ کے بی۔ ایڈ پاس کرنے کی خوشی میں اشاعت اسلام کے لئے دس روپیہ انجمن کو بھجوائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

تقریب نکاح

"بروز اتوار۔ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء بر مکان ممتاز احمد فاروقی صاحب لاہور۔ ایک مبارک تقریب نکاح عمل میں آئی۔ ڈاکٹر مشتاق احمد خاں صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ایم۔ آر۔ سی پی۔ اسپیشلسٹ امراضِ بچگان مقیم راولپنڈی کا نکاح مس ناہید دختر شیخ محمود احمد صاحب۔ پروپرائٹر کیفے گرانڈ۔ وکٹوریہ روڈ کراچی سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر۔ میاں نصیر احمد فاروقی صاحب نے پڑھا۔

اس مبارک تقریب کی خوشی میں شیخ محمود احمد صاحب نے مبلغ ۵۵/- روپے۔ بمد صدقہ و خیرات۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کو عنایت فرمائے۔ اللہ تعالٰے اس رشتے کو جانبین کے لئے مبارک کرے آمین۔"

(باقی برصفحہ ۷ کالم ۲)

قاضی عبدالرشید صاحب - از لیگاس نائیجیریا

لیگاس (نائیجیریا) میں ایک عیسائی وفد کی آمد

اور اسلامی جماعتوں سے گفت و شنید

عیسائی وفد کے نمایندگان

حال ہی میں لیگاس میں عیسائیوں کا ایک نمایندہ وفد آیا اور احمدیہ موومنٹ ان اسلام کی مرکزی جماعت کے چیف مشنری الحاج شوڈنڈے کے ذریعہ لیگاس کی تقریباً تمام اہم مسلم جماعتوں کے سربراہوں سے تبادلۂ خیالات کا خواہشمند ہوا۔ مجھے بھی اس مجلس میں مدعو کیا گیا۔

وفد مذکور چار اشخاص پر مشتمل تھا۔ ایک تو انگریز مسمّی ڈڈاکش کنگ تھا۔ دوسرا شخص مغربی جرمنی کا تھا۔ تیسرا یوگنڈا (افریقہ) کا مقامی پادری تھا۔ اور چوتھا لیگاس کی ایک عیسائی سوسائٹی کا مقامی سیکرٹری تھا۔

نائیجیرین مسلمانوں کی ذہنی پستی

ابھی وفد کی آمد کا انتظار ہی تھا کہ مجلس مذکور میں مقامی مسلمانوں کی ذہنی پستی اور احساس کمتری کا ذکر چھڑ گیا۔ یہاں بڑے سے بڑا مسلمان (الا ما شاء اللہ) اپنے گھر سے باہر خواہ وہ سرکاری دفتر ہی میں ہو، حتیٰ کہ بازار میں بھی اور ایسی جگہ بھی جہاں ارد گرد کوئی لوگ بھی نہ ہوں آپ کو السلام علیکم کہنے سے گھبراتا ہے۔ کہ مبادا وہ مسلمان قرار دیا جا کر حقیر ترین مخلوق کا ایک فرد تصور نہ کر لیا جائے۔ افسوس ہے کہ ماسوائے سعودی عرب کے باقی مسلمان ممالک میں سے کسی ملک کے سفارت خانہ نے بھی یہاں کوئی ایسا طرز اختیار نہیں کیا۔ جس سے مقامی مسلمانوں کی حوصلہ افزائی ہو کر مسلمان کہلانا ان کے لئے موجب فخر ہو جائے۔ ابھی چند دن ہوئے مسلم سٹوڈنٹ سوسائٹی آف نائیجیریا کے جلسہ میں ایک باحوصلہ نوجوان مقرر کو میں نے یہ کہتے سنا کہ اب وہ زمانہ جانے والا ہے جبکہ نائیجیریا کے مسلمانوں کو دو دو نام رکھنے پڑتے تھے۔ یعنے گھر کے ماحول کے لئے اسلامی نام اور باہر کے لئے عیسائی نام۔ مگر میرے خیال میں مقرر مذکور نے مبالغہ سے کام لیا ہے۔ جب یہاں کا بڑے سے بڑا مسلمان بھی جسے بظاہر کسی سے طعن و ملامت کا خوف نہیں ہو سکتا اپنی مسلم شخصیت کو اپنے نام میں اس طرح چھپاتا ہے۔ کہ اس کی شناخت اس کی یوروبہ قومیت کی کسی شاخ سے ہو جس میں عیسائی بھی اس کے ساتھ مشترک ہیں اور اگر اسلامی نام کا کوئی شمہ اس کے نام میں رکھا بھی جاوے تو وہ صرف ابجد کے کسی ایسے حرف کی شمولیت سے ہو جو اس کے اسلامی نام کا منافقانہ لبادہ آسانی سے اتار دے۔ بہرحال مجلس مذکور میں کم از کم یہ احساس میں نے دیکھا۔ کہ وہ یہ محسوس کر رہے تھے کہ یہاں کے مسلمانوں میں احساس کمتری ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کی مماثل حالت

جب میں نے پوچھا کہ یہ احساس کمتری کس طرح زائل کیا جا سکتا ہے۔ تو کسی سے کوئی بھی جواب بن نہ آیا۔ لہذا مجبوراً میں نے مسلمانانِ ہند کی مماثل حالت کا ذکر کیا۔ جس سے وہ قبل از قیام پاکستان دو چار تھے۔ فرق صرف اس قدر تھا کہ وہاں ہندو قوم نے ہندو مذہب کے نام کی بجائے نیشلسٹ نام کو معیار برتری قرار دے کر مسلمانوں کے سیاسی اور اقتصادی (بنیادی) حقوق کو ہڑپ کرنے کی تجویز بنا رکھی تھی تاکہ ہر میدانِ مقابلہ میں وہ مسلمانوں کو پیچھے دھکیلتے رہیں کیونکہ حکومت انگریزی کی سازشانہ تائید سے ہندو قوم تعلیم و اقتصاد کے میدان میں مملکت ہند کے خزانہ سے جو ہندو اور مسلمان دونوں قوموں سے وصول کردہ ٹیکسوں کا نتیجہ تھا نیشنلزم یعنے متحدہ قومیت کی پناہ لے کر... مسلمان قوم کو ہمیشہ کے لئے اپنے بنیادی حقوق کی حفاظت اور اُس کے مطالبہ سے محروم رکھنا چاہتی تھی۔ چنانچہ ہندو قوم کی یہ چال اس قدر کامیاب تھی کہ ہندو پریس کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر مسلمان قوم کا بیشتر حصہ بھی اس مسلمان کو حقیر اور مطعون سمجھتا تھا۔ جو مسلمان قوم کے نام پر اُن کے غصب شدہ حقوق انہیں واپس دلانے کی آواز اُٹھاتا تھا... آج نائیجیریا کے مسلمان بھی کم از کم اسی نازک صورت حال سے دو چار ہیں۔ جس سے مسلمانانِ ہند دو چار تھے۔ وہاں بڑے سے بڑے مسلمان لیڈر کو فرقہ پرست (کمیونسٹ) کہکر خاموش کر دیا جاتا تھا۔ مگر یہاں تو ہر پیدائشی مسلمان کو (ماسواء شاذ و نادر مستثنیات کے) اپنا اسلامی نام بتانے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے سے ڈرایا جاتا ہے۔

قائداعظم کا طریق

اس صورت حال کا علاج میں نے انہیں وہی بتایا تھا جو قائداعظم نے استعمال کیا تھا۔ جب ہندو پریس نے اور اس کی تتبع میں مسلمانوں نے قائداعظم کو فرقہ پرست۔ فرقہ پرست کا طعنہ دے کر خاموش کرانا چاہا تو انہوں نے بجائے خوفزدہ ہونے کے پریس اور پلیٹ فارم سے اعلان کرنا شروع کر دیا۔ کہ وہ ضرور فرقہ پرست ہیں اور انہیں فرقہ پرست کہلانے میں فخر ہے۔ پھر مسلمانوں کے احساس کمتری کو دور کرنے کے لئے قائدِاعظم نے یہ طریق بھی اختیار کیا۔ کہ ہندوستان بھر کے سکولوں میں سے جو مسلمان لڑکا کسی میدان مقابلہ میں آگے آجاتا تو اپنے اخبارات میں اس کی خوب مشتہری کراتے۔

نائیجیرین مسلمانوں کے احساسِ کمتری کو دور کرنے کا طریق۔

مجلس زیر بحث میں موجودہ نائیجیرین مسلمانوں نے قائد اعظم مرحوم کے اس طرز و طریق کو سراہا اور نائیجیریا میں بھی یہی طرزِ مسلمانوں کے لئے پسند کیا۔ اتفاق سے اس مجلس میں یہاں کے ایک روزنامہ ڈیلی ٹائمز کے مینیجنگ ڈائرکٹر الحاج بابا تنڈے جو سے بھی موجود تھے خدا کرے کہ کم ازکم وہ اس گفتگو سے فائدہ اُٹھائیں

اسلام پر گداگر پیدا کرنے کا الزام

ہماری اس گفتگو میں عیسائیوں کے اس الزام کا ذکر بھی آیا جو وہ نائیجیریا میں اسلام پہ لگاتے ہیں۔ کہ اسلام گداگر پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہاں ظاہر طور پر گداگر طبقہ مسلمان نظر آتا ہے۔ اس پر الحاج شوڈنڈے مذکور نے کہا کہ درحقیقت یہاں کا مسلمان گداگر دیانتدار ہے۔ کیونکہ بالمقابل عیسائیوں میں بھی بے شمار گداگر ہیں۔ مگر ان کا طریق گداگری دیانتدارانہ نہیں بلکہ فریبانہ ہے۔ وہ طرح طرح کے بہانے تراش کر اور مختلف طرز کے مذہبی لبادے اوڑھ کر ظاہراً دوسروں کے لئے مگر حقیقتاً اپنے لئے گداگری کرتے ہیں۔ اس پر مجھے یہ کہنا پڑا۔ کہ جب دجالی اقوام نے مسلمانوں سے اُن کی دولت اور ذرائع آمدن چھین لئے۔ جس کے باعث مسلمان قوم کا ایک حصہ بالکل مفلس اور نادار ہو گیا۔ تو جب تک سیاسی اور اقتصادی حالاتِ ملک ایسا پلٹا نہ کھائیں۔ کہ ملک کی آمدن کا معقول حصہ ان مفلس مسلمانوں کی تعلیم فنی اور اقتصادی بہبود پر خرچ ہونا شروع ہو جائے اُس وقت تک ایسے مسلمانوں کے لئے بہتر ہے۔ کہ بجائے چوری چکاری کرنے کے سوسائٹی کے آسودہ حال لوگوں سے استمداد کریں۔ لیکن اس کے لئے اسلام کو بہرحال مورد الزام نہیں گردانا جا سکتا۔

- - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - -

اسلام نے صدقہ خیرات کی تلقین کی ہے گداگری کی نہیں۔

کیونکہ قرآن کریم نے ہر مسلمان کو تنگی اور افلاس میں بھی خیرات و صدقات دینے کی ہدایت کی ہے۔ لہٰذا جب ہر مفلس و نادار مسلمان بجائے لینے کے خیرات دے گا۔ تو لازماً خیرات لینے والا غیر مسلم ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسلام پر یہ الزام لگانا۔ کہ اس نے گداگری کی تائید کی ہے۔ یا اس نے گداگر پیدا کئے ہیں۔ خلاف تعلیم قرآن ہے۔ چنانچہ اس استدلال کی تائید میں میرے سامنے سورۃ آل عمران کی یہ آیت تھی۔ وسارعوا الی مغفرۃٍ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین۝ الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین (ترجمہ) اپنے رب کی مغفرت کے حصول کے لئے اور اس جنت کی جانب جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی سی ہے۔ اور جو متقین کے لئے تیار کی گئی ہے۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ یہ متقین وہ لوگ ہیں جو آسائش اور تنگی دونوں حالتوں میں (فی سبیل اللہ) خرچ کرتے ہیں ..... الخ

وفد کی نوعیت اور غرض و مقصد

جب ہماری یہ گفتگو ختم ہو گئی تو چار عیسائیوں کا وفد مذکور آپہنچا۔ اس وفد کی قیادت انگریز عیسائی ڈاکٹر کنگ کرتا تھا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وفد کی آمد کی غرض الحاج شوڈنڈے کو بھی معلوم نہ تھی۔ اور ہمیں (یا کم از کم مجھے) جب مدعو کیا گیا تھا۔ تو اس ٹیلیفونی دعوت نامے سے یہ امر ظاہر نہ ہوا تھا۔ کہ وفد مذکور عیسائیوں کا ہے۔ کیونکہ میں یہ سمجھتا تھا۔ کہ شاید یوگنڈا سے کوئی احمدی خیال کے لوگوں کا کوئی وفد بیگاس میں احمدیہ موومنٹ ان اسلام کے چیف مشنری سے ملاقات کرنے کے سلسلہ میں آیا ہے اور مجھے بھی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے ایک ممبر کی حیثیت سے چیف مشنری نے مدعو کیا ہے۔ اور اگرچہ الحاج شوڈنڈے کے مکان پر پہنچنے کے بعد وفد کی نوعیت کا علم تو ہو گیا تھا۔ مگر اس کی غرض کا کسی کو علم نہ تھا۔ وفد مذکور نے اگر دانستہ اپنی آمد کی غرض کو مخفی رکھا تھا۔ تو یہ ایک چالاکی تھی۔ تاکہ ہمیں قبل از وقت سوچنے کا موقعہ دیئے بغیر وہ ہمارے خیالات معلوم کر لے۔

قائد وفد نے رسمی گفتگو کے بعد اپنا تعارف اس طرح سے کرایا۔ کہ ان کا وفد اس خیال کا حامل ہے جو انگریزی کتاب موسومہ کال آف دی منرٹ کے مصنف مسٹر کینتھ کریگ کا ہے۔ اور کہ وفد کا نصب العین یہ ہے۔ کہ جہاں وہ چاہتا ہے۔ کہ عیسائی لوگ اسلام کا مطالعہ کریں۔ وہاں وہ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ مسلمان لوگ بھی عیسائیت کا مطالعہ کریں۔ اور کہ وفد کے اس نصب العین کے بارے میں وہ ہمارے خیالات سننا چاہتا ہے۔

حاضرین مجلس کی طرف سے وفد کا جواب

مسلم حاضرین میں سے صرف تین اشخاص نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ الحاج بابا ٹنڈے بو سے نے کہا۔ کہ بیگاس میں کافی عرصہ پہلے ایک مختصر سی علمی مجلس (سٹڈی گروپ) چند عیسائیوں اور چند مسلمانوں پر مشتمل ہوا کرتی تھی۔ جو کبھی کبھی باہمی مذہبی گفتگو کے لئے جمع ہوا کرتی تھی۔ مگر وہ مجلس عرصہ سے ختم ہو چکی ہے گویا وفد مذکور کے خیال کی تائید میں وہ مجلس ایک قدم تھی۔ اس کے بعد الحاج شیخ نصیرالدین احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان نے کہا۔ کہ بانیٔ احمدیت نے (وفد کے خیال کے ہم رنگ) یہ تجویز کی تھی۔ کہ عیسائی اور مسلمان ایک دوسرے کے مذہب اور اس کی شخصیتوں پر حملہ کرنے کی بجائے اپنے اپنے مذہب کے عمدہ خیالات کا پرچار کریں۔ تاکہ ہر فریق دوسرے کی عمدہ باتوں سے مستفید ہو۔

میرا جواب

اس کے بعد جب میں نے دیکھا کہ اور کوئی صاحب اپنا کوئی خیال ظاہر نہیں کر رہے۔ اور میدان خالی ہو چکا ہے۔ تو ڈاکٹر کنگ سے اپنی صاف گوئی کی اجازت لے کر اوّلاً اس سے یہ شکایت کی۔ کہ ہرچند کہ مسٹر کینتھ کریگ کے خیالات جو اس نے اپنی تصنیف "کال آف دی منرٹ" میں اسلام کی نسبت ظاہر کئے ہیں صلح جویانہ ہیں۔ مگر جب اس نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر حضرت مسیح کی پیدائش کے واقعہ کو معجزانہ صورت میں ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی ان آیات کے معنے لکھے ہیں جن میں حضرت مریمؓ کو فرشتہ نے نرینہ بچہ کے پیدا ہونے کی بشارت دی تو یہ بتانے کے لئے کہ قرآن کریم نے بھی حضرت عیسیٰ کی پیدائش بلا باپ تسلیم کر کے گویا دیگر نبیوں مثلاً احیاء موتیٰ کی مانند حضرت عیسےٰ کو پیدائش میں بھی ایک یکتا شخصیت کا مالک مانا ہے۔ مصنف مذکور نے آیات مذکور کے پرانے معنے درج کئے ہیں۔ اور دانستہ ان معنوں کو ترک کیا ہے جو مولانا محمد علی نے اپنی تفسیر قرآن انگریزی میں درج کئے ہیں۔ اور جو انہی آیات سے عیسےٰ کا باپ ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اگر مصنف مذکور ایسا ہی منصف مزاج ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ تو اس کا یہ طرز نہایت ہی جانبدارانہ اور قابلِ افسوس ہے۔ اس پر ڈاکٹر کنگ کہنے لگا کہ وہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی تمام کتابیں عنقریب منگوانے والے ہیں۔

عیسائی رسولِ کریمؐ کو گالیاں دینا ترک کریں

اس کے بعد میں نے کہا۔ کہ اگر عیسائی یہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان عیسائیت کا مطالعہ کریں۔ تو اس کے لئے عیسائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ محمد رسول اللہ صلعم کو گالیاں دینے اور ان کے خلاف الزام تراشی سے، باز آئیں حال ہی میں جنوبی افریقہ کے عیسائی پادریوں نے ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں آگے سے بھی بڑھ چڑھ کر دشنام دہی اور الزام تراشی سے کام لیا گیا ہے۔ جس کے بارہ میں رسالہ اسلامک ریویو ووکنگ میں مضمون نکلا ہے۔ عیسائیوں کا یہ فعل نہایت ہی افسوسناک اور غیر منصفانہ ہے

رسول کریمؐ کا عیسائیوں پر احسان

میں نے کہا محمد رسول اللہ صلعم وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے عیسائیت پر جاودانی احسان کیا ہے۔ اور تمام مسلمانوں کو مجبور کر رکھا ہے کہ وہ نہ صرف حضرت عیسےٰؑ اور ان کی ماں کی عزت کریں بلکہ حضرت عیسےٰؑ کو خدا کا فرستادہ نبی تسلیم کر کے اس پر اسی طرح ایمان لائیں جس طرح خود محمد رسول اللہ پر وہ ایمان لاتے ہیں۔ ورنہ حضرت عیسےٰ کا علمی اور روحانی رنگ میں کسی مسلمان پر ذرہ بھر بھی کوئی احسان نہیں ہے۔ اور نہ کوئی مسلمان اپنی اخلاقی اور روحانی ترقی حضرت عیسےٰؑ کی تعلیم سے اخذ کرتا ہے۔ اس لئے اگر محمد رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو مجبور نہ کیا ہوتا تو جس طرح ہندو۔ بدھ۔ یہودی وغیرہ حضرت عیسےٰؑ کی کوئی عزت نہیں کرتے مسلمان بھی کبھی نہ کرتے اور نہ کبھی وہ اُن کے حق میں سلامتی کی دعائیں کرتے جس طرح وہ ہمیشہ سے اُن کا نام لیتے ہی علیہ السلام کہہ کر دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اگر عیسائیوں کے خیال میں قرآن وحی الٰہی نہیں ہے بلکہ محمد (رسول اللہ) کا اپنا کلام ہے جس میں حضرت عیسےٰ اور ان کی والدہ کی تکریم کی گئی ہے۔ تو محض یہ تقاضائے رواداری شکر گذاری ہی عیسائیوں پر لازم ہے کہ وہ محمدؐ (رسول اللہ) کے اس عظیم الشان احسان کا بدلہ احسان سے دیں۔ جو کم سے کم یہ ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں بد زبانی سے یاد نہ کریں۔ مگر برعکس اس کے عیسائیوں کا یہ حال ہے۔ کہ جبکہ دیگر مذاہب کے لوگ حضرت عیسےٰ کو ایک روحانی آدمی بھی کہنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ اُن سے اور نہ ان کے بانیان مذاہب سے عیسائیوں کو کوئی تعارض ہے۔ بلکہ یہودی جو عقیدۃً حضرت عیسےٰؑ کو برملا (نعوذ باللہ) ملعون کہتے ہیں۔ اُن سے بھی عیسائیوں کو کوئی تعارض نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ محمد رسول اللہؐ کے بارہ میں عیسائیوں کا وطیرہ تمام اخلاقی اصولوں کے بالکل خلاف ہے۔ اگر حاضرین مجلس میں سے تمام لوگ میرے والد کو بُرا بھلا کہیں تو میں ڈاکٹر کنگ کا جو نہ ...... میرے والد کو بُرا بھلا کہے بلکہ اُن کی تعریف کرے۔ بے انتہاء احسان مند ہوں گا۔ مگر محمد (رسول اللہ) کے بارے میں عیسائی تمام اخلاقی قدریں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس لئے میں نے اپنی تجویز آگے کر کے ڈاکٹر کنگ سے کہا کہ عیسائی جو اس قدر زہر محمد رسول اللہ کے خلاف اُگلتے ہیں انہوں نے جو عیسائیت یا عیسےٰ کے خلاف برائی کی ہے وہ ہمیں

بتا دیں ...... تاکہ ہم بھی سمجھ کر ... سے جس کے باعث عیسائی ہمیشہ سے محمد رسول اللہ کو برملا دشنام بناتے رہتے ہیں۔ اس پر ڈاکٹر کنگ نے کہا کہ وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ

شیخ میاں ظہور احمد صاحب ——— تقریر بموقعہ جلسہ سالانہ جماعت پشاور

جماعتی نظام اور اشاعت اسلام

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

مسائل حاضرہ کے حل کے لئے ادارہ قائم کرنے کی ضرورت

میں جماعت کے بزرگوں، علماء اور مشنری احباب سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ملکی مسائل کی طرف توجہ فرماویں۔ سرمایہ داری اور لیبر کی پیچیدگیوں پر غور کریں سماجی زندگی کے ہر پہلو پر اسلامی نقطہ نظر کے ماتحت ریسرچ کریں اس materialism کے زمانہ میں جہاں دولت اور عزت کی فراوانی ہے۔ وہاں دلوں میں پریشانی کا اضافہ کیوں ہے۔ برتھ کنٹرول کی عدم موجودگی میں زرعی پیداوار کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ مرد اور عورت کے تعلقات۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور اس قسم کے تمام معاملات پر غور و فکر کا ادارہ قائم کیا جاوے جہاں پاکستان کے لوگ اور دنیا اسلام کے اہل علم اصحاب خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ قائم کریں اور مختلف مسائل کا حل حاصل کر سکیں۔ ورنہ حکیم الامت کی شکایت کہ

شکایت ہے مجھے یارب خداوندان مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا

قائم رہے گی۔

پاکستانی مسائل اور تقلید مغرب

مقام غور ہے۔ کہ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے قریبًا انیس برس ہو گئے۔ اس طویل مدت میں درسگاہوں کے نصاب یا سیلیبس کو آخری شکل نہیں دی جا سکی۔ پرچا ہے تو پبلک اسکول کا جس میں طریقہ تعلیم انگریزی سسٹم پر ہو۔ آوازے کسے جا رہے ہیں تو محض معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے۔ غرضیکہ ہر مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انگریزی سانچہ کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس احساس کمتری کو روشن خیال علماء بدل سکتے ہیں۔ نہ کہ حکومت۔

باہمی تعاون کی ضرورت

جناب والا اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عظیم الشان کارناموں کو حاصل کرنے کے لئے بے شمار نفوس کا تعاون لازمی ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم فرماتا ہے :- ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون۔ یعنے مومنوں میں سے ایک جماعت ہو۔ جو خیر اور برکت کی طرف دعوت دیتی رہے اور بُرے کاموں سے روکے یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ مجدد وقت کے اپنے الفاظ میں اس تعاون کی اہمیت موجود ہے فرماتے ہیں :-

"کیا کوئی اکیلا انسان کسی کام دین یا دنیا کو انجام دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کوئی کام دینی ہو یا دنیوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا۔ ہر یک گروہ کہ جس کا مدعا اور مقصد ایک ہی شکل اختیار بکدیگر ہے اور ممکن نہیں جو کوئی فعل جو متعلق غرض مشترک اس گروہ کے ہے بغیر معاونت باہمی بخوبی و خوش اسلوبی ہو سکے۔ بالخصوص جلیل القدر کام میں اور جن کی علت غائی کوئی مادہ عظیمہ جمہوری ہے۔ وہ تو بجز جمہوری اعانت کے کسی طور پر انجام پذیر ہی نہیں ہو سکتے اور صرف ایک ہی شخص ان کا متحمل ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا۔ انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تفویض اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی بہ رعایت اسباب ظاہری من انصاری الی اللہ کہنا پڑا خدا نے بھی ایسے قانونِ تشریعی میں بہ تصدیق اپنے قانونِ قدرت کے تعاونوا علی البر والتقوٰی کا حکم فرمایا۔"

دارالامان یا احمدیہ کالونی

صاحب صدر۔ اس تعاون کو حاصل کرنے کے لئے اور اسلامی فضا پیدا کرنے کی غرض سے انجمن نے دارالامان نام پر ایک کالونی قائم کرنے کا عزم مصمم کر رکھا ہے۔ اگر مجوزہ بستی پروگرام کے مطابق تعمیر ہو جاوے۔ تو جماعتی رنگ مہیا ہونے کے علاوہ وہ فضا بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جہاں قوم کے بچے اسلامی ماحول کا مشاہدہ کر سکیں۔ اس لئے اس بستی کے متعلق کچھ تفصیلات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ جماعت کے مقتدر احباب اپنی قیمتی آراء سے مرکزی دفتر کو اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

قومی تعمیر میں اجتماعی حصہ لینے کی ضرورت

اس میں شک نہیں کہ ہر آدمی اپنے مشاغل میں انفرادی زندگی بسر کرتا ہے۔ سورج نکلا اور ہر آدمی اپنے کاروبار میں مشغول ہو گیا۔ موجودہ زمانہ میں کثیر حصہ آدمیوں کا ذاتوں کو بھی اپنے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ لیکن جہاں تک سماجی یا سوشل زندگی کا تعلق ہے۔ اسلام نے قومی اور دینی معاملات کو ذاتی آرام اور فوائد پر ترجیح دی ہے۔ بلکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر کرتے ہوئے ترغیب دی ہے کہ ہر فرد اپنی استطاعت کے مطابق قومی تعمیر میں حصہ لے۔ اس طرح نہ صرف قوم کے افراد پر اظہار ہمدردی ہوتا ہے۔ بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ اور یادگار موجود رہتی ہے۔ جس سے قوموں اور ملکوں میں انقلاب پیدا ہوتے ہیں۔

احمدیہ کالونی کی اغراض

اسی نظریہ کے تحت ہر دو مجالس انجمن نے مجوزہ کالونی کی بنیاد ڈالی۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ وہاں مختلف قومی ادارے تعمیر کئے جاویں۔ مسجد۔ ہال۔ لائبریری پبلک اسکول۔ دارالاطفال۔ پرنٹنگ پریس کے علاوہ کارکنانِ انجمن کے لئے رہائشی عمارات مہیا کی جاویں۔ ایسی ماڈل کالونی میں اسلامی فضا پیدا کرنے کے لئے یہ تجویز بھی زیر غور ہے۔ کہ بلند پایہ احباب اپنی رہائش کے لئے مکانات تعمیر کریں۔ تاکہ بزرگوں کے قیام اور اُن کی توجہ سے اغراض اشاعتِ دین مکمل اور مستحکم ہوں اور وہ پودہ جسے مجدد وقت نے از سر نو زندہ کیا۔ اس کی حفاظت جاری رہے تاکہ اسلام کے فیض سے کل دنیا کے لوگ استفادہ کر سکیں۔

کام کی بہتری کے لئے احباب کی رائے کی ضرورت

موجودہ زمانہ میں سوسائٹی کے مسائل اس قدر زیادہ اور پیچیدہ ہیں کہ جب تک جماعت کا ہر فرد اپنی قیمتی رائے انجمن تک نہ پہنچائے۔ کام میں بہتری اور ترقی کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے پشاور جماعت کے اس سالانہ جلسہ کی وساطت سے تمام احباب کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ انجمن کے کاموں میں پوری پوری دلچسپی لیں۔ آپ جانتے ہیں کہ فتح اور شکست افواج کے سپاہی کی جرأت اور ہمت پر موقوف ہوتی ہے۔ اگر سپاہی ہمت توڑ دے تو فوج سے جاری کیا کرے گی۔ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا تھا اس عہد کی لاج رکھنا ہمارا فرض ہے ہاں اگر کسی وقت یا کسی جگہ آپ کو خامی یا فروگذاشت نظر آوے۔ تو اپنے قیمتی مشورہ سے انجمن کو مطلع کریں تاکہ اُن قیمتی آراء کی موجودگی میں بہتر کام ہو سکے۔

تین تجاویز-(۱) دفتری نظم و نسق

سر دست میں صرف تین تجاویز اپنی طرف سے پیش کروں گا - جو میری ناقص رائے میں مفید ثابت ہوں گی - پہلی یہ کہ انجمن کے مختلف شعبوں کو موجودہ حالات کے مطابق ترتیب دیا جائے تاکہ کام کی رفتار تیز تر ہو جائے - اور کارکردگی کا معیار بلند ہو - اگر مرکز مضبوط ہوگا تو بیرونی جماعتوں کی رہبری کر سکے گا اس کے ساتھ ہر جماعت تین یا پانچ احباب پر ایک سب کمیٹی کا وجود قیام میں لاوے - جو وقتاً فوقتاً جائزہ لیتی رہے کہ اشاعت دین کی ترقی کے لئے کون سے اقدام اٹھائے گئے ہیں - اور افراد جماعت کی تکالیف کے مداوا کے لئے کہاں تک جد و جہد کی گئی ہے۔

(۲) بیرونی مشنوں کی کارکردگی

دوسری تجویز بیرونی مشنوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے - جہاں مشنری انچارج کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے - اگر مرکز ان کی سرگرمیوں .... اور مشکلات کا جائزہ لیتا رہے تو مشن کے کام میں نمایاں ترقی ہو سکتی ہے اور اگر کسی نمائندہ کو سمندر پار بھیجکر اسے اپنے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاوے - تو بتدریج اس مشن کا کام ساکن ہو کر رہ جاوے گا - اور کئی برسوں کی محنت اور کاوش کا نتیجہ مایوس کن ہوگا - اس لئے ہر مشن کی ماہوار رپورٹ مرکز میں آوے جس پر غور و خوض کر کے ان کو مشورے دیئے جاویں - یہاں تفصیلات کا بیان کرنا تضیع اوقات ہوگا - لیکن یہ از بس ضروری ہے کہ ہر جگہ ایک لسٹ تیار کی جاوے - جس میں اُن احباب کے اسمائے گرامی بمعہ پتہ و پیشہ درج ہو - جنہیں حلقہ بگوش اسلام ہونے کا فخر حاصل ہوا -

اسلامی لٹریچر کی اشاعت

مجدد وقت کی تجویز کہ عمدہ عمدہ تالیفیں بیرونی ممالک میں بھی بھیجی جاویں اور فرمایا کہ یہ میرا کام ہے - دوسرے سے ہرگز ایسا نہ ہوگا - جیسے مجھ سے یا جیسا اُس سے جو میری شاخ ہے - اور مجھ میں ہی داخل ہے کس قدر پُر اُمید اور واضح ہے - ان صریح ہدایات کی موجودگی میں مزید کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے اسلامی خیالات کو دنیا میں پھیلانے کا بندوبست کیا جاوے -

(۳) کالونی کے لئے زمین کا حصول

تیسری تجویز کا ذکر پہلے سے کیا جا چکا ہے - شکر کا مقام ہے کہ مدت کی کوشش کے بعد مسلم ٹاؤن کے قرب میں نہر کی دوسری جانب یونیورسٹی کیمپس کے بالمقابل ایک سو بیس کنال اراضی کا ٹکڑہ انجمن حاصل کر چکی ہے اور اب اس پر رجوہر مالک قابض ہے اب مجوزہ بستی کی آبادی کی طرف قوم کو اپنی پوری توجہ دینی چاہیئے تاکہ اس میں اسلامی فضا مہیا ہو - یاد رکھئے جب تک مناسب ماحول تیار نہ کیا جاوے کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی - کاروبار کے لئے دکان یا دفتر تعلیم کے لئے درسگاہ - اور سفر کے لئے کشتی، گاڑی یا طیارہ کی ضرورت ہوتی ہے - اسی طرح امتیازی فضا مہیا کرنے کے لئے ایک .... انسٹی ٹیوشن (ادارہ) ..... قائم کرنا ضروری ہے - لیکن انسٹی ٹیوشن کی تعمیر جماعت کے ہر فرد سے قربانی چاہتی ہے - اگر قوم تیار ہو جاوے تو انشاءاللہ بستی معرض وجود میں آ سکتی ہے تاکہ حضرت ابراہیم کی دُعا

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ ....

.... الخ کی برکت سے دُنیا کی رہبری اور انسانیت کی ہدایت کے لئے مشعلِ دین محمدی کو روشن اور تابندہ رکھ کر خدمتِ اسلام کا عظیم الشان کام جاری رکھ سکیں ؟

بحر حکمت موتی ——— از صفحہ اوّل

یوم آخر پر ایمان لاتے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت نہیں کریں گے جو اللہ اور رسول کے دشمن ہیں اگرچہ وہ ان کے ماں باپ یا اولاد یا بھائی یا قبیلہ کے افراد ہی کیوں نہ ہوں یہی مؤمن ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان لکھدیا ہے اور روح القدس سے جن کی تائید فرماتا ہے - عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ محسن کی اطاعت میں حد سے گذر جاتے ہیں اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ انکے احکام کی تعمیل یا ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وہ احکام شریعت کو پشت ڈال رہے ہیں اسی نقص کو دُور کرنے اور اسی مرض کو روکنے کے لئے حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ یعنی اگر مخلوق کی اطاعت میں خالق کی نافرمانی لازم آتی ہو - تو ایسی حالت میں مخلوق کی اطاعت ہرگز جائز نہیں اسے فوراً ترک کر دو - احسان کے متعلق یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ عام احسان کے علاوہ انسان اس مقصد یا اس امر میں اپنے آپ کو زیادہ احسان مند سمجھتا ہے جو مقصد یا جو امر اسکو سب سے زیادہ عزیز ہو اور اس کو حاصل کروانے میں کسی دوسرے شخص نے اس کی امداد کی ہو -

پس ایک مؤمن اس شخص کو اپنا زیادہ محسن یقین کرے جو اس کے دینی مقاصد کے حاصل کروانے میں اس کا ممد ہوگا یا جو اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت پیدا کرانے کا موجب ہوگا اسی بنا پر اللہ اور رسول کے بعد اولیاء اللہ اور مجددین کی محبت بھی مومن کے دل میں موجزن رہے گی کیونکہ وہ بھی اس کے محسن ہیں اسی طرح دیگر انسانوں میں سے بھی وہ لوگ جو شرعی مقاصد کے حصول میں مؤمن کے کسی نہ کسی رنگ میں معاون ہوں گے وہ بھی ایک حد تک اس کی محبت کے حقدار ہوں گے - خلاصہ کلام یہ ہے کہ احسان کے مراتب ہیں ان کو مدنظر رکھنا چاہیئے، اور

جلسۂ یوم وصال بھدرواہ (بسلسلہ صفحہ ۴)

جلسہ گاہ میں وقت سے ½ گھنٹہ پہلے ہی اپنے آدمیوں کے ذریعہ فٹ کروا دیا - ہمارے سننے میں یہ بھی آیا ہے کہ جناب آزاد صاحب نے اپنے قیام لنڈن کے دوران مرحوم مغفور ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب انچارج ووکنگ مسلم مشن کی ٹھوس اور گراں قدر اسلامی تبلیغ اور خدمات کا لوگوں سے ذکر بھی کیا - ان ہی تاثرات اور اپنی قدیم غیر فرقہ وارانہ پالیسی - اخلاص اور حق گوئی کے پیش نظر انہوں نے اس انجمن کے افراد کی دلجوئی کی - آزاد صاحب موصوف کا ان کی مخلصانہ ہمدردیوں کا بھرے مجمع میں سیکرٹری صاحب نے انجمن کی طرف سے شکریہ ادا کیا خدا تعالےٰ ان کو اجر عظیم بخشے -

انجمن کے کام کی سالانہ رپورٹ بھی پیش ہوئی - اور واضح کیا گیا کہ باوجود محدود وسائل اور ذرائع کے انجمن نے اپنی مفوضہ ڈیوٹی کو باحسن وجوہ انجام دیا - اور متعدد افراد کو جماعت میں شامل کیا گیا - اور دیگر تعمیری کام کئے -

آخر میں آج سے چھتیس برس قبل کی ایک چٹھی جو یہاں کے مہاراجہ سر ہری سنگھ جی آنجہانی نے انجمن کو رجسٹر کرتے ہوئے لکھی تھی پیش کی کہ مہاراجہ بہادر آنجہانی نے خود سے اس انجمن کو رجسٹرڈ کیا تھا - پھر حضرت مولانا عصمت اللہ صاحب مرحوم و مغفور - حضرت مولانا محمد حسین صاحب مرحوم عیسیٰ حضرت مولانا عبدالحق صاحب ودیارتھی - حضرت مولانا سید اختر حسین صاحب گیلانی، حضرت مولانا احمد یار صاحب ایم اے کی اُن خدمات، مناظرے - اور بھدرواہ کی سرزمین پر تقاریر کا ذکر کر کے بتایا کہ یہ سب حضرت مرزا صاحب کے ہی شاگرد تھے - جنہوں نے یہاں کے مسلمانوں کو آریہ سماج عیسائیت اور دہریت کی زد سے اکثر بار بچایا ہے مسلمانوں کو یاد دلایا کہ جس وقت یہاں غیر مسلم پرچارک اور پادریوں نے مسلمانوں کو لاجواب اور شرمندہ کیا تھا - قریب تھا کہ یہ فرزندانِ توحید مرتد ہو جاتے - حضرت مرزا صاحب کے مشن نے ہی ان کو ضلالت اور گمراہی سے بچایا - نیز انجمن کے ریکارڈ سے کچھ دستاویزات، خطوط اور اعتراف کا ریکارڈ پیش کیا اور پڑھ کر سنایا کہ آپ کے اسلاف نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ بھدرواہ میں غیر مسلم خصوصاً عیسائیت کے قدم احمدی جماعت اور مبلغین نے جمنے نہیں دیئے - ان حقائق کا اعتراف یہاں کے انصاف پسند بوڑھوں نے بھی کیا - ان واقعات اور کارروائی سے عوام و خواص بے حد متاثر ہوئے - بعد جلسہ تقریباً 210 پمفلٹ اُردو انگریزی صداقت مسیح موعودؑ - وفاتِ مسیح - سیرت نبویہ - ختم نبوت پر مشتمل مفت تقسیم کئے - خدا کے فضل و کرم سے جلسہ [illegible]